اچھے ماحول کی برکتیں

مع دوستی کی شرائط

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عزوجل کے کچھ سیّاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ محافلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذِکر کرنے والے) دُعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دُعا پر اٰمین (یعنی "ایسا ہی ہو") کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پر دُرُود بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُرُود بھیجتے ہیں حتّٰی کہ وہ مُنتشِر (یعنی اِدھر اُدھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ اِن خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ مغفرت کے ساتھ واپس جارہے ہیں۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۱ص۱۲۵حدیث۷۵۰)

نظر کا نُور، دلوں کیلئے قرار دُرُود عقیدتوں کا چمن، رُوح کا نکھار دُرُود

چراغِ یاسِ مُسلسل کے گُھپ اندھیروں میں غموں کی دُھوپ میں ہے ابرِ سایہ دار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے

www.dawateislami.net

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دومَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً"[2] یعنی پہنچا

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 ۔۔۔ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

www.dawateislami.net

دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا۔ ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخلاص پر توَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل کی دنیا بدل گئی

حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن بن حَضَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر فرماتے ہیں، مجھے بغداد کے ایک شخص نے بتایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو ہاشم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الدَّائِم نے بیان فرمایا: ایک مرتبہ میں نے بَصرہ جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ میں ساحِل پر آیا تاکہ کسی کَشتی میں سُوار ہو کر جانبِ مَنزِل روانہ ہو جاؤں، جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک کَشتی موجود ہے اور اُس میں ایک کنیز اور اُس کا مالک سُوار ہے۔ میں نے بھی کَشتی میں سُوار ہونا چاہا تو کنیز کے مالک نے کہا: اس کَشتی میں ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے جگہ نہیں، ہم نے یہ ساری کَشتی کِرایہ پر لے لی ہے، لہٰذا تم کسی اور کَشتی میں بیٹھ جاؤ۔ کنیز نے جب یہ بات سُنی تو اُس نے اپنے آقا سے کہا: اِس مسکین کو بِٹھا لیجئے۔ چنانچہ اُس کنیز کے مالک نے مجھے بیٹھنے کی اجازت دے دی اور کَشتی جُھومتی جُھومتی بَصرہ کی جانب سطحِ سَمُندر پر چلنے لگی، مَوسِم بڑا خوشگوار تھا۔ میں اُن دونوں سے اَلگ تَھلگ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں خوش گَپیوں میں مَشْغُول خوشگوار مَوسِم سے خُوب لُطف اَندوز ہو رہے تھے۔ پھر اس کنیز کے مالک نے کھانا منگوایا اور دَسْتَر خوان بچھا دیا گیا۔ جب وہ دونوں کھانے کے لئے بیٹھے تو اُنہوں نے مجھے آواز دی: اے مسکین! تم بھی آجاؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ مجھے بہت زیادہ بھوک لگی تھی اور میرے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ تھا چنانچہ میں اُن کی دعوت پر ان کے ساتھ کھانے لگا۔ جب

www.dawateislami.net

ہم کھانا کھا چکے تو اُس شخص نے اپنی کنیز سے کہا: اب ہمیں شراب پلاؤ۔ کنیز نے فوراً شراب کا جام پیش کیا اور وہ شخص شراب پینے لگا، پھر اس نے حکم دیا کہ اِس شخص کو بھی شراب پلاؤ۔ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے، میں تمہارا مہمان ہوں اور تمہارے ساتھ کھانا کھا چکا ہوں، اب میں شراب ہرگز نہیں پیوں گا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ جب وہ شراب کے نَشے میں مَسْت ہو گیا تو کنیز سے کہا: سارنگی (یعنی باجا) لاؤ اور ہمیں گانا سناؤ۔ کنیز سارنگی لے کر آئی اور گانا گانے لگی، اس کا مالک گانے سُنتا رہا اور جُھومتا رہا۔

یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا وہ دونوں اپنی اِن رنگینیوں میں بدمَسْت تھے اور میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر میں مَشْغُول رہا۔ جب کافی دیر گزر گئی اور اس کا نَشہ کچھ کم ہوا تو وہ میری طرف مُتوجِّہ ہوا اور کہنے لگا: کیا تُو نے پہلے کبھی اس سے اچھا گانا سنا ہے؟ دیکھو! کتنے پیارے انداز میں اِس نے گانا گایا ہے، کیا تم بھی ایسا گا سکتے ہو؟ میں نے کہا: میں ایک ایسا کلام آپ کو سُنا سکتا ہوں جس کے مقابلے میں یہ گانا کچھ حَیثِیَّت نہیں رکھتا۔ اس نے حیران ہو کر کہا: کیا گانوں سے بہتر بھی کوئی کلام ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اس سے بہت بہتر کلام بھی ہے۔ اس نے کہا: اگر تمہارا دعویٰ دُرُسْت ہے تو سناؤ ذرا ہم بھی تو سُنیں کہ گانوں سے بہتر کیا چیز ہے؟ تو میں نے سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر کی تلاوت شروع کر دی:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَ اِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۝۳ (پ۳۰، التکویر: ۱ تا ۳)

ترجَمۂ کنز الایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔

میں تلاوت کرتا جارہا تھا اور اس کی حالت تبدیل ہوتی جارہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے سَیلِ اَشک رَواں ہو گیا۔ بڑی توجُّہ و عاجِزی کے ساتھ وہ کلامِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو سُنتا رہا۔ ایسا لگتا تھا کہ کلامِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی تجلّیاں اس کے سیاہ دل کو مُنوَّر کر چکی ہیں اور یہ کلام تاثیر کا تیر بن کر اس کے دل میں اُتر چکا ہے، اب اُسے عشقِ حقیقی کی لذّت سے آشنائی ہوتی جارہی تھی۔ تلاوت کرتے ہوئے جب میں اِس آیتِ مُبارکہ پر

پہنچا:

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ (پ۳۰،التکویر:۱۰) ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اَعمال کھولے جائیں۔

تو اس نے اپنی کنیز سے کہا: جا! میں نے تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آزاد کیا۔ پھر اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے شراب کے سارے برتن سَمُندر میں اُنڈیل (اُنڈِ۔ ے۔ ل) دیئے۔ سارنگی، باجا اور آلاتِ لَہو و لَعِب سب توڑ ڈالے پھر وہ بڑے مُؤدِّبانہ اَنداز میں میرے قریب آیا اور مجھے سینے سے لگا کر ہچکیاں لے لے کر رونے لگا اور پوچھنے لگا: اے میرے بھائی! میں بہت گناہگار ہوں، میں نے ساری زندگی گناہوں میں گزار دی اگر میں اب توبہ کروں تو کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ میری توبہ قبول فرمالے گا؟ میں نے اُسے بڑی مَحبَّت دی اور کہا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی حاصِل کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے، وہ تو توبہ کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے کوئی مایوس نہیں لوٹتا، تم اس سے توبہ کرو وہ ضرور قبول فرمائے گا۔

چنانچہ اس شخص نے میرے سامنے اپنے تمام سابِقہ گُناہوں سے توبہ کی اور خُوب رو رو کر مُعافی مانگتا رہا۔ پھر ہم بَصرَہ پہنچے اور دونوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر ایک دوسرے سے دوستی کرلی۔ چالیس (40) سال تک ہم بھائیوں کی طرح رہے، چالیس (40) سال بعد اس مردِ صالح کا اِنتقال ہوگیا ۔ مجھے اس کا بہت غم ہوا، پھر ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا: اے میرے بھائی! دنیا سے جانے کے بعد تمہارا کیا ہوا تمہارا ٹھکانا کہاں ہے؟ اس نے بڑی دِلرُبا اور شِیرِیں آواز میں جواب دیا: دنیا سے جانے کے بعد مجھے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت میں بھیج دیا۔ میں نے پوچھا: اے میرے بھائی! تمہیں جنّت کس عمل کی وجہ سے ملی؟ اس نے جواب دیا: جب تم نے مجھے یہ آیت سنائی تھی:

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ (پ۳۰،التکویر:۱۰) ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔

www.dawateislami.net

تواسی آیت کی برکت سے میری زِندگی میں اِنقلاب آگیا تھا۔اسی وجہ سے میری مغفرت ہوگئی اور مجھے جنّت عطا کردی گئی۔ (عیون الحکایات مترجم، حصہ اول، ص۳۰۵بتغیر قلیل)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح ایک نیک شخص کی رَفاقت گُناہوں کے دِلدادہ شخص کو برائیوں کے گڑھے سے باہَر نکال لائی اور یوں وہ اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے نیکی کے راستے پر چلنے لگا، وہ سمجھ گیا تھا کہ اب میری نَجات اِسی نیک شخص کی صُحبت اور ہَمنشِینی میں ہے۔چنانچہ اُس نے اسی نیک شخص سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے دوستی کرلی تاکہ اِس کی بَرَکت سے زندگی کے باقی اَیّام گُناہوں کی نَحوست سے محفوظ رہیں۔بالآخر رِضائے اِلٰہی کے لئے اچھی صُحبت اختیار کرنے والا یہ شخص اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور گُناہوں سے بچتے ہوئے سلامتیٔ ایمان کے ساتھ عالَمِ جاویدانی کی طرف کُوچ کرگیا۔

خوب خدمت سُنّتوں کی ہم سدا کرتے رہیں
مدنی ماحول اے خدا ہم سے نہ چھُوٹے عمر بھر

اچھے ماحول کی پہچان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا رنگ و نسل اور مختلف قسم کی تہذیبوں اور طَبقات میں بَٹی ہوئی ہے۔ ہر طَبقہ، ہر تہذیب اور ہر رنگ و نَسل کا شخص خود کو مُعاشرے کا بہترین فرد سمجھتا اور اپنی بَرتَری کا راگ اَلاپتا ہے مگر یاد رہے کہ بہترین مُعاشَرہ اور ایک اچھا ماحول وہ ہے جس کی بُنیاد خوفِ خُدا، تقویٰ اور نیکی و پرہیز گاری پر قائم ہو، جس میں لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دوسرے سے مَحبّت کرتے اور ایک دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھتے ہوں۔ جس سے تعلُّق رکھنے والے افراد اعلیٰ سیرت وکِردار کے مالک ہوں کہ اگر کوئی ان کی صُحبت اختیار کرے تو وہ بھی اُنہی کے رنگ میں رنگ جائے۔یقیناً عقلمند شخص وہی ہے جو ایسے بہترین ماحول کو پہچان کر اس کا حصّہ بن جائے اور اس ماحول کے دیگر افراد کی

طرح پاکیزہ زِندگی گزارے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجودہ دور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چُھپی نہیں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے بے شُمار افراد خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفٰے کے پیکر بن گئے۔ دعوتِ اسلامی نے مُعاشرے کی اِصلاح اور نوجوانوں کی علمی، عَمَلی و اَخلاقی تَربِیَت کے لئے جو اِقدامات کئے ہیں اُن سے لوگوں کی ایک تعداد واقِف ہے۔ آیئے خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی دعوتِ اسلامی کے مہکتے ہوئے مدنی ماحول سے وابستہ کرلیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دِین و دُنیا کے ڈھیروں فوائد حاصِل ہوں گے۔

اچھے ماحول کے فوائد

یادرہے کہ اچھا ماحول اپنانے والا شخص نہ صرف خُود فائدے میں رہتا ہے بلکہ وہ اپنی ذات سے دوسروں کو بھی نَفْع بخشتا ہے، اِسے اِس مثال سے سمجھیں کہ شہد کی مکھی دیگر عام مکھیوں کی طرح گندگی اور غِلاظَت والے ماحول سے تَعَلُّق رکھنے کے بجائے اچھے ماحول کو اپناتی ہے وہ چمنستان میں پھلوں اور پُھولوں کی صُحبت اختیار کرتی ہے۔ اس کے نتیجے میں شہد پیدا ہوتا ہے جس کے بے شُمار منافع ہیں۔ چنانچہ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 69 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ (پ۱۴، النحل:۶۹)

ترجَمۂ کنز الایمان: اُس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔

ظاہر ہے یہ اچھے ماحول ہی کی برکتیں ہیں، معلوم ہوا کہ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے والے اَفراد جہاں خود قابلِ تعریف ہوتے ہیں وہاں دوسروں کے لئے بھی نفع کا باعث بنتے ہیں اور جو مسلمان اپنے دوسرے اسلامی بھائیوں کے لئے جس قدر نَفْع بخش ہوگا، اُسی قدر اس کے مَراتِب ودَرَجات بلند ہوتے

جائیں گے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے:

"**خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ**"یعنی لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو انہیں سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ (معجم الاوسط، ۴/۲۲۲، حدیث:۵۷۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! اچھے ماحول سے وابستگی انسان کے ظاہر و باطن کی اِصلاح کا باعِث بنتی ہے کیونکہ اچھا ماحول اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے اور یہ تو ہر ایک جانتا ہے کہ اچھی صُحبت انسان پر اثر انداز ہو کر اسے بھی اچھا بنا دیتی ہے۔ علامہ جلالُ الدِّین رُومی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

صُحبتِ صالِح تُرا صالِح کُنَد   صحبتِ طالِح تُرا طالِح کُنَد

یعنی اچھّے کی صُحبت تجھے اچھّا بنا دے گی اور بُرے کی صُحبت تجھے بُرا بنا دے گی۔

عطائے حبیبِ خدا مدنی ماحول

ہے فیضانِ غوث و رضؔا مدنی ماحول

اچھی صُحبت اگرچہ مختصر ہی کیوں نہ ہو مگر اس کے بے پناہ فوائد ہیں۔ چنانچہ،

مجلسِ ذکر میں شرکت کی فضیلت

مسلم شریف کی ایک طویل حدیثِ مبارک ہے جس میں اُن خوش نصیبوں کے لئے مُژدۂ جانفِزا ہے، جو ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے حلقہ بناتے اور جمع ہو کر اپنے معبودِ بَرحق کا ذکر کرتے ہیں، اس حدیثِ مُبارک کے آخر میں ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

فَیَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِیْھِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَھُمْ یعنی فرشتے (بارگاہِ رَبُّ العِزَّت عَزَّوَجَلَّ میں) عرض کرتے ہیں، اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اِن میں فُلاں بندہ بڑا گنہگار تھا، وہ ان (یعنی ذکر کرنے والوں) کے قریب سے گزرا تو اِن کے ساتھ بیٹھ گیا۔ مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: **وَلَہٗ غَفَرْتُ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی بِھِمْ جَلِیْسُھُمْ** یعنی میں نے اسے بھی بخش دیا۔ وہ (ذکر کرنے

www.dawateislami.net

والی) ایسی قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہوتا۔ (مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب فضل مجالس الذکر، ص ۱۴۴۴، حدیث: ۲۶۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیکوں کی صُحبت کتنی فائدہ مند ہے کہ اگر کوئی گنہگار بھی ان کے پاس آکر بیٹھ جائے تو وہ بھی رحمتِ الٰہی سے محروم نہیں رہتا۔ جب لمحہ بھر کے لئے اچھی صُحبت اختیار کرنے والا بھی محروم نہیں رہتا تو بھلا وہ خُوش نصیب جو سُنَّتوں بھرے نیک ماحول سے ہمیشہ کے لئے وابستہ ہو جائے، رحمتِ الٰہی سے کس طرح محروم رہ سکتا ہے۔

اسی طرح حضرتِ سَیِّدُنا ابو رَزِیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن سے فرمایا: کیا میں تمہاری اس چیز کی اصل پر رَہنُمائی نہ کروں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذِکر والوں کی مجلس اختیار کرو اور جب تم تنہائی میں ہو تو جہاں تک کر سکو اپنی زبان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں ہِلاتے رہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں محبّت کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں عداوت کرو۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ، فصل فی المصافحۃ...الخ، الحدیث ۹۰۲۴، ج۶، ص ۴۹۲)

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد عُلَماءِ دِین، اولیاءِ کاملین، صالحین و وَاصِلِیْن کی مجلسیں ہیں کیونکہ یہ مجلسیں جنّت کے باغات ہیں جیساکہ دوسری حدیث شریف میں ہے یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درسِ قرآن و حدیث کی مجلسیں یا حضراتِ صوفیاءِ کرام کی ذِکر کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے، جس مجلس میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا خوف، حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا عشق اور اطاعتِ رسول کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اِکسیر ہے۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/۶۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُرے لوگوں کی ہمنشینی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہونا تو یہ چاہئے کہ ہم اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے اچھے ماحول سے وابستہ ہوں اور نیک لوگوں کی صُحبت میں رہیں، اُنہی کو اپنا دوست بنائیں مگر افسوس! گناہوں کی مَحبَّت نے ہمارے باطِن کو سِیاہ کر دیا ہے۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ اچھے لوگوں سے دُور بھاگتے اور اُن سے بُغْض رکھتے ہیں اور اُن کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کی ہَمنَشِینی اختیار کرتے ہیں جو ہمیں نہ صرف نیکیوں سے دُور رکھتے بلکہ بعض اوقات گُناہوں کی دَلدَل میں دَھکیل دیتے ہیں۔ ایسے افراد کی صُحبَت اور اِن کی دوستی سے بچنا بے حد ضروری ہے۔

صِرف اچّھی صُحبت میں رہئے

اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں اور عاشقانِ رسول کی صُحبت اگر نصیب ہو جائے تو عین سعادت ہے، اُن کے قُرب اور اُن کی طرف سے وقتاً فوقتاً ملنے والی نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ عزوجل گناہوں کا علاج بھی ہوتا رہے گا۔ یہ یاد رہے کہ صِرف و صرف اچّھی صحبت اختیار کرنی چاہئے جبکہ بُرے لوگوں کے سائے سے بھی بھاگنا چاہئے۔ مکّی مَدَنی سلطان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: اچّھے اور بُرے مُصاحِب کی مثال، مُشک (یعنی کستوری) اُٹھانے والے اور بَھٹّی دَھونکنے والے کی طرح ہے، کَستوری اُٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اُس سے خریدو گے یا تمہیں اُس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بَھٹّی دَھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اُس سے ناگوار بُو آئے گی۔ (صحیح مُسلِم ص ۱۴۱۴ حدیث ۲۶۲۸)

چَنگے بندے دی صحبت یارو جیوَیں دکان عطاراں سودا بھاوَیں مُل نہ لَیّے حُلّے آن ہزاراں
بُرے بندے دی صحبت یارو جیوَیں دکان لوہاراں کپڑے بھاوَیں کُنج کُنج بَیِّے چِنگاں پَین ہزاراں

(یعنی اچھے شخص کی صحبت عطّار (یعنی عِطر فروش) کی دکان کی طرح ہے کہ جہاں سے آدمی کچھ نہ بھی خریدے مگر اُسے خوشبو تو آہی جاتی ہے اور بُرے شخص کی صحبت لوہار کی دکان کی مِثل ہے، جہاں اپنے کپڑوں کو جتنا بھی سمیٹ کر رکھیں، چِنگاریاں اُس تک پہُنچ ہی جاتی ہیں)

صُحبت کے فوری اَثرات کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر صُحبت اپنا اثر ضَرور رکھتی ہے، مَثَلًا اگر آپ کی ملاقات کسی ایسے اسلامی بھائی سے ہو، جس کی آنکھوں میں اپنے کسی عزیز کی موت کی وجہ سے نَمی ہو، چِہرے پر آثارِ غم خوب نُمایاں ہوں اور لہجے سے اُداسی جھلک رہی ہو تو اُس کی یہ حالت دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی غمگین ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ کو کسی ایسے اسلامی بھائی کے پاس بیٹھنے کا اِتِفاق ہو جس کا چِہرہ کسی کامیابی کی وجہ سے خوشی سے دَمَک رہا ہو، لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی ہو اور اُس کی باتوں سے مَسَرَّت کا اظہار ہو رہا ہو تو خواہی نَخواہی آپ بھی کچھ دیر کے لئے اس کی خوشی میں شریک ہو جائیں گے۔

اچّھی بُری صُحبت کے اَثرات

اِسی طرح اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا جو فکرِ آخرت سے یکسر غافِل ہوں اور گناہوں کے اِرتِکاب میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہ کرتے ہوں تو غالِب گُمان ہے کہ وہ بھی بَہُت جلد انہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی آدَمی عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کرے جن کے دل فکرِ مدینہ سے معمور ہوں، وہ دن رات آخِرت کی فَلاح (یعنی کامیابی) کے لئے اپنی اصلاح کی

www.dawateislami.net

کوشِش میں مصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتی ہوں، تو بہُت امّید ہے کہ یہِی کیفیّات اس شخص کے دل میں بھی سَرایت (یعنی اثر) کر جائیں۔ ان شاءاللہ عزوجل

بُری صحبتوں سے بچایا الٰہی

بنا مجھ کو اچّھا بنا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی اچّھی مَدَنی صُحبت پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قَطعًا ضَرورت نہیں، تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو جایئے، اِس کی بَرَکت سے ان شاءاللہ عزوجل اعلیٰ اَخلاقی اَوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں شرکت کرے اور سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کرے۔ اِن مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے ان شاءاللہ عزوجل اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل عاقِبت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر نَدامت ہو گی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشِقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ لب پر دُرُودِ پاک کا وِرد ہو گا اور زَبان تلاوتِ قرآن اور ذکر ونعت کی عادی بن جائے گی، غُصّے کی جگہ نرمی، بے صَبری کی جگہ صبر و تحمُّل، تکبُّر کی جگہ عاجِزی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا۔ دنیاوی مال ودولت کے لالچ سے پیچھا چُھوٹے گا اور نیکیوں

www.dawateislami.net

کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہو جائے گا، ان شاء اللہ عزوجل۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنے شَہر میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

دل اور ناک کے مَرَض سے نجات

آپ کی ترغیب وتَحریص کے لئے عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے مملُو ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چُنانچہ مُرادآباد (یوپی، ہند) کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کاخلاصہ ہے: تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ''دعوتِ اسلامی'' کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابَستگی سے قبل میں گناہوں کے سَمُندَر میں غرَق تھا۔ نَمازوں سے دُوری، فیشن پرستی اور بے حیائی کی نُحُوستوں میں جکڑا ہوا ہونے کے سبب میری زندَگی کے ایّام جو کہ یقیناً انمول ہیرے ہیں غفلت کی نذر تھے۔ رُوحانی اَمراض کے علاوہ میں جسمانی اَمراض میں بھی گرفتار تھا، چنانچِہ مجھے ناک کی ہڈّی بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ دل کی بیماری بھی تھی، جس کی وجہ سے میں کافی اذیّت کا شکار رہتا تھا۔ بِالآخِر عِصیاں کی تاریک رات کے سیاہ بادَل چھٹے۔ ہُوایوں کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت نصیب ہوئی، عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بدولت میری زندگی کے اندر مَدَنی اِنقِلاب برپا ہو گیا اور میں نے تمام سابِقہ گناہوں سے توبہ کرکے اپنے آپ کو سنّتوں کے راستے پرڈال دیا، الحمدللہ عزوجل یہ بَرَکت بھی نصیب ہوئی کہ مَدَنی قافلے سے واپَسی پر میری ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی دُرُست ہو چکی تھی اور کچھ دنوں کے بعد میرا دل کا مَرَض بھی ختم ہو گیا۔

دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو پاؤگے فَرحتیں قافلے میں چلو
ہے شِفا ہی شِفا، مرحبا! مرحبا! آکے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو

www.dawateislami.net

(وسائل بخشش ص۶۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مُعاشَرے کے ایک بگڑے ہوئے فرد کو جب مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت اور اس دَوران عاشقانِ رسول کی صحبت مُیَسَّر آئی تو اُن کی اِصلاح کے بھی اسباب ہوئے اور بِفَضلِہٖ تعالیٰ وہ جسمانی بیماریوں سے بھی صِحت یاب ہوئے۔ الحمدللہ عزوجل اُن کی ناک کی بڑھی ہوئی ہڈّی بھی دُرُست ہوئی اور دل کے مُہلِک مَرَض سے بھی انہیں نَجات ملی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی شخص کی صُحبت اختیار کرنے سے پہلے یہ غَور کرلینا چاہئے کہ مجھے اس کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے یا نہیں۔ کیونکہ ترمذی شریف میں ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے تو اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب-۴۵، ۴/۱۶۷، الحدیث:۲۳۸۵)

اس سلسلے میں حضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی نے دوستی اور صُحبت کی جو شرائط بیان فرمائی ہیں اُن کے مطابق عمل کرنا بھی بے حد مُفید ہے۔ چنانچہ،

صُحبت کس کی اپنائی جائے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1393 صفحات پر مشتمل کتاب "**احیاء العلوم**" جلد2، صفحہ 617 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ایسے شخص کی صُحبت اختیار کی جائے جس میں یہ پانچ(5) خصلتیں ہوں: (1)... عقل مند ہو (2)... اچھے اَخلاق کا مالک ہو (3)... فاسِق نہ ہو (4)... گمراہ نہ ہو اور (5)... دُنیا کا حَرِیص بھی نہ ہو۔

www.dawateislami.net

﴿1﴾ عقل مند ہو

(کسی کی صُحبت اپنانے کے لئے عقل کی قید اس لئے لگائی کیونکہ) عقل انسان کے لئے اصل کی حیثیت رکھتی ہے، بے وقوف کے ساتھ بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں، اُس کا ساتھ کتنا ہی طویل ہو (مگر) اَنجامِ کار وَحْشَت اور جدائی ہوتا ہے۔ عقل مند کی صُحبت اختیار کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بے وقوف شخص اگر تمہیں فائدہ پہنچانے اور تمہاری مدد کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر بھی تمہیں نُقصان پہنچاتا ہے اور اُسے اس بات کا علم بھی نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ "بے وقوف سے دوری اختیار کرنا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کا ذریعہ ہے۔" حضرت سیِّدُنا سُفْیَان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "بے وقوف کے چہرے کی طرف نظر کرنا ایک خطا ہے جسے لکھا جاتا ہے۔" عقل مند سے ہماری مراد وہ شخص ہے جو اَشیاء کو اُن کی حقیقت کے مُطابِق سمجھتا ہے، خواہ بذاتِ خود سمجھتا ہو یا کسی کے سمجھانے سے۔

تمہیں لُطف آجائے گا زِندگی کا
قریب آکے دیکھو ذرا مدنی ماحول

﴿2﴾ اچھے اَخلاق کا مالک ہو

جس کی صُحبت اپنائی جائے اس کے اَخلاق بھی اچھے ہونا ضروری ہیں کیونکہ بہت سے عَقْل مند اَشیاء کی حقیقتوں سے تو واقف ہوتے ہیں لیکن جب اُن پر غُصّہ، خواہش، بُخل یا بُزدِلی غالب آجائے تو وہ اپنے نَفْس کی پیروی کرتے ہیں اور جو کچھ انہیں معلوم ہوتا ہے اس کی مُخالَفت کر گزرتے ہیں، کیونکہ وہ اپنی (اندرونی) صِفّات کو قابو کرنے اور اچھے اَخلاق اپنانے سے عاجِز ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے بد اَخلاق شخص کی صُحبت اختیار کرنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

www.dawateislami.net

تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا

رہے گا سدا خوشنما مدنی ماحول

﴿3﴾ فاسِق نہ ہو

وہ فاسِق جو اپنے فِسْق (یعنی گناہوں) سے باز نہ آئے، اس کی صُحبت اختیار کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے وہ کبیرہ گُناہ پر اصرار نہیں کرتا اور جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف نہیں، نہ (تو) اُس کے فَساد سے بچنا ممکن ہے نہ (ہی) اُس کی بات کا کوئی بھروسا بلکہ وہ اپنی غَرَض کے مطابق کلام کرتا ہے۔ (چنانچہ پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھْف، آیت نمبر 28 میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ (پ۱۵، الکھف:۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا۔

❀...(اسی طرح) ایک اور مقام پر (پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم، آیت نمبر 29 میں) ارشاد فرماتا ہے۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، النجم:۲۹)

ترجمۂ کنز الایمان: تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا اور اُس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی۔

اِن آیاتِ مُبارکہ کا مَفْہُوم یہ ہے کہ فاسِقوں سے دُور رہو۔

فِسْق اور فاسِقوں کا مُشاہَدہ کرنے اور ان کے ساتھ رہنے سے دل گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے، اس کی نفرت خَتْم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا سَعِیْد بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "ظالموں کی طرف مت دیکھو کہیں تمہارے نیک اعمال برباد نہ ہو جائیں، اُن کی ہم نشینی میں سلامتی نہیں بلکہ سلامتی تو اُن سے تَعَلُّق خَتْم کر دینے میں ہے۔"

نبی کی محبت میں رونے کا انداز

www.dawateislami.net

چلے آؤ سکھلائے گا مدنی ماحول

﴿4﴾ گمراہ نہ ہو

گمراہ کی صُحبت اپنانے سے خود گُمراہ اور بد بَخت ہو جانے کا اندیشہ ہے، لہٰذا گُمراہ شخص اس بات کا مُستَحِق ہے کہ اُس سے دُور رہا جائے اور اس سے قَطعِ تَعَلُّق کر دیا جائے۔

گمراہ شخص کی صُحبت کیسے فائدہ دے سکتی ہے جبکہ خلیفۂ دُوُم اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دِین دار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ، حضرت سیِّدُنا سَعِید بن مُسَیَّب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ خلیفۂ دُوُم اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ”تمہیں چاہئے کہ ایسا سچا دوست تلاش کرو جس کے سائے میں زندگی بَسر کر سکو کیونکہ دوست خُوشحالی کے وقت زِینت اور تنگی کے وقت اُمید ہوتا ہے، اپنے دوست کے مُتَعَلِّق ہمیشہ اچھا گُمان رکھو حتّٰی کہ تمہارا گُمان غالب آجائے، اپنے دُشمن سے دُور رہو اور دوستوں میں سوائے امانت دار کے سب سے ڈرتے رہو اور امانت دار وہی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہے، لہٰذا کسی فاجِر کی صُحبت اختیار نہ کرو ورنہ تم بھی فِسق میں مبتلا ہو جاؤ گے اور فاسِق کو اپنے راز پر مُطَّلَع نہ کرو بلکہ اپنے مُعاملات میں اُن لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہیں۔“

بُری صحبت سے کنارہ کشی کر
کے اچھوں کے پاس آکے پا مدنی ماحول

﴿5﴾ دُنیا کا حَرِیص نہ ہو

(دُنیا کے حریص کی صُحبت سے بھی بچو کہ) ایسے شخص کی صُحبت زہرِ قاتل ہے، کیونکہ طبیعتیں فِطری طور پر ایک دوسرے سے مُشابہت رکھتی اور ایک دوسرے کی پیروی کرتی ہیں، بلکہ ہر طبیعت دوسرے

www.dawateislami.net

سے کچھ نہ کچھ ضرور چُراتی ہے اور اِنسان کو اُس کا پتا تک نہیں چلتا، دنیا کی حرص میں مُبتَلا شخص کی صُحبت دنیا کی حرص پیدا کرے گی اور زاہِد کی صُحبت دنیا سے کَنارہ کَشی پر اُبھارے گی۔ اسی لئے دنیا کے طالبوں کی صُحبت کو مکروہ اور آخرت کی طرف راغب لوگوں کی صُحبت کو مُسْتَحَب قرار دیا گیا ہے۔

خلیفۂ چہارم اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ارشاد ہے: جن سے حیا کی جاتی ہے اُن لوگوں کی مجالس اختیار کر کے نیکیوں کو زندہ کرو۔

اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر
گناہوں کی دیگا دوا مدنی ماحول

عُلَما کی صُحبت دل کے لئے کتنی ضروری ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا لُقمان حکیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَرِیْم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! عُلَماء کی مجلس کو اختیار کرو اور اپنے زانُو اُنہی کے سامنے بِچھائے رکھو کیونکہ دل حِکمت سے زندگی پاتے ہیں جیسے مُردہ زمین بارش کے قطروں سے زندگی پاتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۲/۶۱۷ تا ۶۲۶ ملتقطاً)

ہمیں عالموں اور بُزرگوں کے آداب
سکھاتا ہے ہر دَم سدا مدنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی کے اس بیان سے جہاں کسی کی صُحبت اختیار کرنے کی شرائط معلوم ہوئیں، وہیں آخر میں عُلمائے کِرام کی صُحبت اختیار کرنے کی ترغیب بھی ملی۔

واقعی عُلَمائے دِین کا مقام و مرتبہ عام لوگوں سے بہت بلند ہوتا ہے اور ان کی صُحبت سے دِین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں۔ مگر افسوس! آج کل مُعاشرے میں کچھ ایسے بدنصیب اور محروم

www.dawateislami.net

لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو اُمّت کے اِن مُحسنین اور خیر خواہ حضرات کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا کر ان پر بے جا اِعتراض اور ناحق طَعن و تشنیع کرتے نظر آتے ہیں۔ یاد رہے کہ علماءِ کِرام دِینِ اسلام کے لئے سُتُون کی حَیثِیّت رکھتے ہیں۔ آیئے! عُلماء سے مُتعَلّق قرآن و حدیث کی روشنی میں کچھ مدنی پُھول سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل میں عُلَماء کی مَحبَّت وچاہت اور قَدر و مَنزِلَت مزید بڑھ جائے اور جو لوگ عُلَماء کے مقام و مرتبے سے ناواقف ہیں، اُن کے دل میں بھی علمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی اَہَمِیّت اُجاگر ہو اور وہ بھی ان کی قدر کرنے میں کامیاب ہو جائیں کیونکہ ان کی قدر و مَنزِلَت کو پہچانتے ہوئے ان کی صُحبت میں بیٹھنے، ان کا ادب و احترام کرنے، ان پر اعتراض کرنے سے بچنے اور دِین و دنیا کے تمام مُعاملات میں ان سے رَہنُمائی حاصل کرنے میں دونوں جہاں کی بھلائیاں ہیں۔

دِین کے رَہنُما

اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 14 سُورۃُ النَّحل، آیت نمبر 43 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: تو اے لوگو عِلم والوں سے پوچھو اگر تمہیں عِلم نہیں۔ (پ۱۴، النحل: ۴۳)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "حدیث شریف میں ہے بیمارِیِ جَہل کی شِفاء عُلَماء سے دریافت کرنا ہے۔"

آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے عُلَماء کا مقام و مرتبہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ لوگوں کے مسائل حل کرنے کیلئے اِن مبارک ہستیوں کو مَرجَعِ خَلائِق اور دِین کے عظیم رَہنُما کی حَیثِیّت دی گئی ہے، تفسیر کی مُتَعَدَّد کتابوں میں لکھا ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اِشارہ ہے کہ جو مسائل معلوم نہ ہوں اُن کے لئے

www.dawateislami.net

عُلمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہونا واجب ہے۔[3] آیئے اپنے دل میں عُلمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی مَحَبَّت پیدا کرنے کے لئے، عُلماء کی شان میں 7 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

عُلَماء کی شان میں 7 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

1. عالِم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل و حُجَّت ہے تو جس نے عالِم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہو گیا۔[4]
2. بیشک زمین پر عُلَماء کی مثال اُن ستاروں کی طرح ہے جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رہنُمائی حاصِل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گُمراہ ہو جائیں۔[5]
3. علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی نَفْع دیتا ہے لیکن جہالَت کے ساتھ بہت عمل بھی نفع نہیں دیتا۔[6]
4. اَلْعِلْمُ حَیَاۃُ الْاِسْلَامِ وَعِمَادُ الْاِیْمَانِ علم اسلام کی زندگی اور دِین کا سُتُون ہے۔[7]
5. مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَکَفَّلَ اللهُ بِرِزْقِهٖ جو شخص علم کی طَلَب میں رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے رِزْق کا ضامِن ہے۔[8]
6. مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ جو ایسے راستے پر چلے جس میں علم کو تلاش کرے، اِس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے جنّت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔[9]

3...روح البیان، پ ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۴۳، ۵/ ۳۷

4...جامع صغیر، ص ۳۴۹، حدیث: ۵۶۵۸

5...مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۳۱۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

6...جامع بیان العلم، ص ۶۵، حدیث: ۱۹۷

7...جمع الجوامع، ۵/ ۲۰۰، حدیث: ۱۴۵۱۸

8...تاریخ بغداد، محمد بن القاسم بن ھشام، ۳/ ۳۹۸

9...مسلم، کتاب الذکر والدعاء... الخ، باب فضل الاجتماع... الخ، ص ۱۴۴۸، حدیث: ۲۶۹۹

www.dawateislami.net

7. عُلَماء، انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے وارِث ہیں، بیشک انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام دِرہم و دِینار کا وارِث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارِث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علم حاصِل کیا اس نے اپنا حصّہ لے لیا اور عالم دِین کی موت ایک ایسی آفت ہے جس کا اِزالہ نہیں ہو سکتا اور ایک ایسا خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا (گویا کہ) وہ ایک ستارہ تھا جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالِم کی موت کے مُقابلے میں نہایت معمولی ہے۔(10)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِن فرامین کو سُن کر یقیناً ہم سب کے دلوں میں عُلمائے کِرام کے مقام و مرتبے اور ان کی مَحَبَّت میں مزید اضافہ ہوا ہو گا۔ افسوس! آج ہر شخص اپنی اولاد کو ڈاکٹر یا انجینئر بنانے کی خواہش تو رکھتا ہے مگر انہیں عالمِ دِین بنانے کی خواہش رکھنے والے بہت کم افراد ہیں، لوگ اولاد کو اپنی دُنیوی زندگی کا سہارا بنانے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر روزِ محشر کی اُن ہولناکیوں کے بارے میں نہیں سوچتے جب آدمی کی حالت یہ ہو گی، جیسا کہ پارہ 30، سُوْرَۃُ عَبَس، آیت نمبر 34 تا 36 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یَوۡمَ یَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِیۡهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِیۡهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِیۡهِ ﴿۳۶﴾ (پ ۳۰، عبس: ۳۴۔۳۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی اور ماں اور باپ اور جورُو (بیوی) اور بیٹوں سے۔

(یعنی) اِن میں سے کسی کی طرف مُلۡتَفِت (مُتَوَجِّہ) نہ ہو گا، اپنی ہی پڑی ہو گی۔ (خزائن العرفان، پ ۳۰، عبس، تحت الآیۃ: ۳۶) لیکن اس بے کَسی کے عالَم میں عُلمائے کِرام کی شان یہ ہو گی کہ وہ لوگوں کی شَفاعت کر رہے ہوں گے۔ یاد رہے کہ اگرچہ اہلِ دُنیا، عُلماءِ دِین کو اُن کے سادہ لباس اور مال و دولت کی کمی کے سبب حَقیر سمجھیں لیکن عنقریب وہ اُس وقت علماء کا مرتبہ جان لیں گے جب میدانِ محشر میں اہلِ دُنیا اپنا

10 ۔۔۔ شعب الایمان، باب فی طلب العلم، ۲/۲۶۳، حدیث: ۱۶۹۹

www.dawateislami.net

بوجھ اُٹھائے مارے مارے پھر رہے ہوں گے، مگر عُلماء کے سَروں پر عزّت کا تاج ہو گا، اُس وقت سب پر ظاہر ہو جائے گا کہ حقیقی عزّت والا وہ ہے جو مالکِ روزِ جزاء عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عزّت والا ہے۔

رِسالہ "عُلماء پر اِعتراض منع ہے" کا تعارف

عُلماء کی قدر و منزِلَت اور ان کا مقام و مرتبہ جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ سے 33 صفحات پر مشتمل رِسالہ بنام **"علماء پر اعتراض منع ہے"** ھدیّۃً حاصل کرکے اس کا مطالعہ کیجئے۔ اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ بڑے بڑے شاہانِ وقت عُلَماء کا کس قدر احترام کرتے تھے، ایک عالم، غیرِ عالم پر کیوں فضیلت رکھتا ہے؟ عُلَماء کی توہین کب کُفر ہے اور کب نہیں؟ شیطان لوگوں کو عُلَماء سے کیوں دور کرتا ہے؟ نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے عُلَماء کی شان کِن الفاظ میں بیان فرمائی ہے؟ تو آج ہی یہ رِسالہ **"عُلماء پر اعتراض منع ہے"** مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کرکے نہ صرف خود پڑھیں بلکہ تقسیمِ رسائل کرکے یعنی دوسروں کو تحفۃً پیش کرکے ڈھیروں اجروثواب کمائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کے مقام و مرتبہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طَرِیقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی عِلم دوستی، اِشَاعتِ عِلمِ دِین کی تڑپ اور عُلَمائے کِرام سے مَحبّت کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام درسِ نظامی یعنی عالِم کورس کروانے کے لئے جامعۃُ المدینہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پاکستان بھر کے جامعاتُ المدینہ سے ہر سال عُلمائے کِرام فَارِغُ التَّحصِیْل ہو کر اپنے مَنْصَب کے مُطابِق مختلف فرائض سَر اَنْجام دے رہے ہیں۔ آیئے! آپ بھی انبیائے کِرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی وِراثت میں سے حصّہ پانے

www.dawateislami.net

یعنی علمِ دِین حاصل کرنے کے لئے جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لیجئے، اپنی اولاد کو جامعۃُ المدینہ میں داخِلہ دِلوایئے تاکہ وہ بھی علمِ دِین کے اَنمول موتی چُن سکیں، یقیناً علمِ دِین ہی سب سے بڑی دولت ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں خُوب خُوب علمِ دِین کی برکتیں حاصِل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

الوداع ماہِ رمضان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک اپنے دامن میں رحمتوں اور برکتوں کے خزینے لئے ہمارے درمیان جلْوَہ گر ہوا اور اب عنقریب ہم سے رُخصت ہو جائے گا۔ افسوس! ہم اس مہینے کا حق ادا نہ کر سکے۔ آہ! اس کے رُخصت ہوتے ہی عبادات کا ذَوق بھی کم ہو جائے گا۔

تیرے آنے سے دِل خوش ہوا تھا اور ذوقِ عبادت بڑھا تھا

آہ اب دل پہ ہے غم کا غَلَبہ اَلْوَدَاع اَلْوَدَاع آہ رمضاں

آیئے رَمَضَان کی بقیہ ساعتوں کو غَنیمت جانتے ہوئے نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کریں اور یہ بھی نیّت کریں کہ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبارَک میں عمل کا جو جذبہ نصیب ہوا، اُسے سال کے باقی گیارہ (11) مہینوں میں بھی قائم رکھنے کی کوشش کریں گے۔ بِالْخُصُوص عیدِ سَعِیْد کے موقَع پر گناہوں میں مبتلا ہو کر رَمَضان کی ساری محنت ضائع کرنے کے بجائے خوشیوں بھرے لمحات بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَحکامات کے مطابِق گزارنے کی کوشش کریں گے۔ عُموماً عید کا چاند نظر آتے ہی لوگ عید کی خریداریوں (Shopings) وغیرہ میں مصروف ہو جاتے ہیں، یوں وہ شبِ عید کی عبادت کی برکتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یاد رہے! کہ عید کی رات جسے ہم غفلت کی نذر کر دیتے ہیں، اس میں عبادت کرنے والے کے لئے بہت بڑے انعام کی بِشارت ہے۔ آیئے! اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنیئے۔

www.dawateislami.net

شبِ عید کی عبادت

1. جس نے عِیدَین کی رات (یعنی شَبِ عِیدُ الفِطْر اور شَبِ عِیدُ الْاَضْحٰی) طَلَبِ ثواب کیلئے قِیام کیا، اُس دن اُس کا دِل نہیں مَرے گا، جس دن (لوگوں کے) دِل مَر جائیں گے۔ (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج ۲ ص ۳۶۵، حدیث ۱۷۸۲)
2. جو پانچ (5) راتوں میں شب بیداری کرے اُس کے لئے جَنّت واجِب ہو جاتی ہے۔ ذِی الْحِجَّہ شریف کی آٹھویں (8)، نویں (9) اور دسویں (10) رات (اِس طرح تین (3) راتیں تو یہ ہوئیں) اور چوتھی (4) عِیدُ الفِطْر کی رات، پانچویں (5) شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرہویں (15) رات (یعنی شبِ بَرَاءَت)۔

(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْہِیب، ج ۲، ص ۹۸، حدیث: ۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شش عید کے روزے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی نیّت کرلیجئے کہ رَمَضَانُ الْمُبارَک میں روزوں کی جو بر کتیں حاصِل ہوئیں اُن بر کتوں کو مزید پانے کے لئے رَمَضَان کے بعد نفلی روزے رکھنے کی بھی کوشش کریں گے۔ بِالْخُصُوص شَوّال کے چھ (6) روزے رکھنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ آیئے شَوّال کے چھ (6) روزوں کے فضائل پر مشتمل تین (3) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سماعت کیجئے:

1. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر چھ (6) دن شَوّال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۲۵ حدیث ۵۱۰۲)
2. جس نے رَمَضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ (6) شَوّال میں رکھے۔ تو ایسا ہے جیسے دَہر کا (یعنی عمر بھر کیلئے) روزہ رکھا۔ (صحیح مسلم ص ۵۹۲ حدیث ۱۱۶۴)
3. جس نے عیدُ الْفِطْر کے بعد (شَوّال میں) چھ (6) روزے رکھ لئے تو اُس نے پورے سال کے روزے رکھے کہ جو ایک نیکی لائے گا اُسے دس ملیں گی۔ (سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۳۳ حدیث ۱۷۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک نیکی کا دس گُنا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کَرَم اور اُس کے حبیبِ مکرّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے سال بھر کے روزوں کا ثواب لُوٹنا کس قدر آسان کر دیا گیا۔ ہر ایک مسلمان کو یہ سَعادت حاصِل کر لینی چاہیئے۔ ایک سال کے روزوں کے ثَواب کی حِکمت یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم کمزور بندوں کیلئے مَحض اپنے فضل سے ایک نیکی کا ثواب دس گُنا رکھا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 8، سورۃُ الْاَنْعَام، آیت نمبر 160 میں خدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے:

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ تَرجَمۂ کنز الایمان: جو ایک نیکی لائے تو اُس کیلئے اس جیسی دس ہیں۔ (پ۸، الانعام: ۱۶۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں ماہِ رَمَضان کے روزے دس (10) مہینوں کے روزوں کے برابر ہوئے اور چھ (6) روزے ساٹھ (60) روزوں (دوماہ) کے برابر، اس طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب حاصِل ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ۔

شش عید کے روزے کب رکھے جائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدْرُ الشَّرِیعہ بَدْرُ الطَّرِیقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بہارِ شَرِیعت کے حاشیہ میں فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ یہ روزے مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کر کر کے) رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ (6) دن میں ایک ساتھ رکھ لیے، جب بھی حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۵، ص ۱۴۰)

خلیلِ مِلّت حضرتِ علامہ مولانا مُفتی محمد خلیل خان قادِری برکاتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

یہ روزے عید کے بعد لگاتار رکھے جائیں تب بھی مُضایَقہ نہیں اور بہتر یہ ہے کہ مُتَفَرِّق (یعنی ناغہ کر کر کے) رکھے جائیں یعنی ہر ہفتہ میں دو (2) روزے اور عِیْدُ الْفِطْر کے دُوسرے روز ایک روزہ رکھ لے اور پورے ماہ میں رکھے تو اور بھی مُناسِب معلوم ہوتا ہے۔ (سُنّی بہشتی زیور ص ۳۴۷) اَلْغَرَض عِیْدُ الْفِطْر کا دن چھوڑ کر سارے مہینے میں جب چاہیں شَش عید کے روزے رکھ سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چاند رات سے مدنی قافلے میں سفر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کئی عاشقانِ رسول وعاشقانِ رمضان نے پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی سعادت حاصل کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف کرنا اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ دورانِ اعتکاف قرآنِ کریم کو دُرست مخارِج کے ساتھ پڑھنے، نماز کا عملی طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ، فرض علوم سیکھنے کا موقع مِلا ہو گا، کئی دُعائیں یاد کی ہوں گی، عاشقانِ رمضان کی صحبت اور دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی برکت سے گناہوں پر نَدامت کے آنسو بہانے کے بعد سچی توبہ اور آیندہ اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری میں سُنّتوں بھری زِندگی گزارنے کا مدنی ذہن بنا ہو گا، زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے خوب خوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے کا جذبہ مِلا ہو گا، مگر یاد رکھیے! شیطان ہمارا کُھلا دُشمن ہے، یہ بدبخت کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ ہم توبہ پر ثابت قدم رہیں، گناہوں سے منہ موڑ کر نیکیوں بھری زِندگی گزاریں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی یادیں تازہ رہیں، جو کچھ سیکھا وہ یاد بھی رہے اور اُس پر عمل کی سعادت بھی حاصل ہو تو میرا مشورہ ہے کہ چاند رات یا عید کے دن سے ہاتھوں ہاتھ سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت میں ہم بھی سفر کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اُمید ہے، اس سفر کی برکت سے یومِ

عید کی مبارک گھڑیاں گناہوں بھری صُحبتوں میں گزرنے کے بجائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں گزریں گی، رُوحانی سکون نصیب ہو گا اور مدنی ماحول میں اِستقامت کا سامان بھی ہو گا۔ ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عطائے حبیبِ خدا مَدنی ماحول	ہے فَیضانِ غوث ورضا مَدنی ماحول
بفَیضانِ احمد رضا اِن شاء اللہ	یہ پُھولے پَھلے گا سدا مَدنی ماحول
اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ	تم آجاؤ دیگا سِکھا مَدنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عِمامہ سجا لے	نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدنی ماحول
بُری صحبتوں سے کَنارہ کَشی کر	کے اچّھوں کے پاس آکے پامدنی ماحول
تنزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے	اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدنی ماحول
تمہیں لُطف آ جائے گا زندگی کا	قریب آکے دیکھو ذرا مَدنی ماحول
نبی کی محبَّت میں رونے کا انداز	چلے آؤ سِکھلائے گا مَدنی ماحول
تُو نرمی کو اپنانا جھگڑے مٹانا	رہے گا سدا خوشنما مَدنی ماحول
سَنور جائے گی آخِرت اِن شاء اللہ	تم اپنائے رکھّو سدا مَدنی ماحول
بہُت سخت پچھتاؤ گے یاد رکھّو	نہ عطارؔ تم چھوڑنا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے

www.dawateislami.net

مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[11]

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مُسلمان مدینے والے

سُرمہ لگانے کے چار (4) مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 **مدنی پھول**" سے "اِثْمِد" کے چار (4) حُرُوف کی نسبت سے سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول سنتے ہیں:

1. سُنَنِ ابن ماجہ کی روایت میں ہے: تمام سُرموں میں بہتر سرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابنِ ماجه، کتاب الطب، باب الکحل بالاثمد، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷)
2. پتھر کا سُرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سُرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی زینت کی نیّت سے) مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔ (فتاوٰی عالمگیری، ۵/ ۳۵۹)
3. سُرمہ سوتے وقت استِعمال کرنا سُنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰)
4. سُرمہ استعمال کرنے کے تین منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: ﴿1﴾ کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں ﴿2﴾ کبھی دائیں (سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (الٹی) میں دو، ﴿3﴾ تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگایئے۔ (شعب الایمان، باب فی الملابس والاوانی، فصل فی الکحل، ۵/ ۲۱۸۔ ۲۱۹)

اس طرح کرنے سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات)

---

11 ۔۔۔ مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

نیز 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

خُوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب   پاؤ گے بخششیں، قافلے میں چلو

دل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو   داغ سارے دُھلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرُودِ پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرُود: (1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۱۲۵)

(6) دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

www.dawateislami.net

غَرائِبُ الْقُرْاٰن ص187 پر ایک رِوایَت نَقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء 3 مرتبہ پڑھ لے گا تو اُس نے گویا شَبِ قَدْر کو پالیا۔ لہٰذا ہر رات اِس دُعاء کو پڑھ لینا چاہیئے۔

دُعا یہ ہے: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔**

(یعنی خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)

(فیضانِ سُنّت ج اوّل، ص1163، 1164)